پروفیسر طاہر القادری کا
علمی تحقیقی جائزہ
شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری
عمدة البیان پبلشرز لاہور

پروفیسر طاہر القادری کا

علمی و تحقیقی جائزہ

تالیف

شیخ القرآن الشاہ ڈاکٹر
مفتی غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ
سابق وزیر امور مذہبی اوقاف پنجاب
و رکن مرکزی زکوٰۃ کونسل و مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

عمدۃ البیان پبلشرز، لاہور

کتاب : پروفیسر طاہر القادری کا
علمی و تحقیقی جائزہ

مصنف : شیخ القرآن الشاہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ
سابق وزیر امور مذہبی اوقاف پنجاب و
رکن مرکزی زکوٰۃ کونسل و مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

تاریخ طباعت : صفر المظفر 1433ھ / جنوری 2012ء

بار : سوم

برائے رابطہ : حافظ محمد عثمان قادری
حافظ امین الحسنات قادری

ناشر : عمدۃ البیان پبلشرز
ماڈل ٹاؤن، لاہور
+924235836261
0302-5383582

نوٹ: ایک نئی ترتیب کے ساتھ دونوں حصوں کو جمع کرکے کتاب کو مکمل کر دیا گیا ہے لہٰذا یہ دونوں حصوں کا ہی مجموعہ ہے۔ فقط

(ادارہ)

حق کو فروغ دینا اور باطل کو مٹانا افضل جہاد اور بزرگانِ دین کی سنت اور اس سلسلے میں دامے درمے قدمے سخنے تعاون کرنا افضل عبادت ہے۔

حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن العذری راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ (مشکوٰۃ)

ہر آئندہ آنے والی جماعت سے اس کے نیک (ثقہ اور قابلِ اعتماد) لوگ اس (کتاب و سنت) کے علم کو حاصل کریں گے اور وہی لوگ اس علم کے ذریعے (آیاتِ قرآن و احادیث میں) حد سے گذرنے والوں کی تحریف کو، باطل پرستوں کی افترا پردازی کو اور جاہلوں کی تاویلات (من گھڑت معنوں) کو کتاب و سنت سے دور کریں گے۔

الحمد للہ، خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عاجز نے پروفیسر طاہر القادری کی تحریفات افترا پردازی اور جاہلانہ تاویلات (من گھڑت معنوں) کو قرآن و سنت سے دور کرکے اپنا ایمانی و دینی فریضہ ادا کیا ہے۔ راقم اللہ تعالیٰ پھر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم پر امید رکھتا ہے کہ راقم کا حشر اس گروہ میں ہوگا جس کے بارے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ۔ (بخاری و مسلم)

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر گامزن رہے گا ان کا مخالف ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا (ان کو حق کے راستہ سے نہیں ہٹا سکے گا) یہاں تک کہ خدا کا حکم آئے گا (قیامت قائم ہوگی) اور وہ حق پر گامزن اور دلیل و حجت کی رو سے غالب ہوں گے۔

بلاشبہ یہ کتاب اس فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور احقاقِ حق و ابطالِ باطل کی مزید توفیق فرمائے۔ آمین۔ طالبِ دعا مفتی غلام سرور قادری

ہی ہے اور وہ صرف اور صرف اہلِ سنت ہیں۔ مگر دولت سے کھیلنے کے شوق اور دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک ہواؤں میں اُڑنے کے ذوق کے حامل جب تک اپنا یہ مخصوص راگ نہ الاپیں، دولتِ بے پناہ سے کیسے کھیلیں، کہ:۔

" ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہلِ حدیث اور شیعہ حضرات کی تعداد بیسیوں تک پہنچتی ہے " (انٹرویو جناب طاہر صاحب روزنامہ نوائے وقت میگزین ۱۹ر ستمبر ۱۹۸۶ء)

اور یہ کہ:۔

" ہمارے ادارے میں جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی رُکن بن سکتے ہیں، اہلِ حدیث، شیعہ، دیوبندی اور مختلف مسالک کے لوگ منہاج القرآن کے رُکن ہیں۔" (انٹرویو طاہر صاحب، روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۲۷ر فروری تا ۵ر مارچ ۱۹۸۷ء)

اور یہ کہ:۔

" جہاں تک دیگر دینی اور مذہبی جماعتیں اور ان کے طریق کار یعنی مسلکی تشخص کی بنیاد پر دینی کام کا تعلق ہے میں نے ان پر کبھی اعتراض نہیں کیا۔ ہمارا طریقہ کسی کے کام پر تنقید کرنا نہیں ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ ہم اپنے دل میں بھی کسی جماعت کے کام پر تنقید کا خیال تک نہیں لاتے " (طاہر القادری 'ایک اہم انٹرویو' ص۱۰)

یہ کھلم کھلا کفر کا اعتراف ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ بُرائی کا کم از کم دل میں نفرت کا جذبہ تو ہونا چاہئیے۔ اسے حدیث شریف میں " اَضْعَفُ الْاِیْمَان " فرمایا گیا ہے یعنی ایمان کا کمزور ترین درجہ۔ جب یہ بھی نہیں تو ایمان بھی نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب کا پھر بھی دعویٰ ہے کہ آپ سُنی، حنفی بلکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مسلک کے حامل ہیں اور سوئی کے ناکے کے برابر بھی فرق نہیں۔ بمطابق کہاوت " چہ دلاور است دزدیکہ بکف چراغ دارد " جسارت اور ڈھٹائی کی انتہا ہے اور ساتھ دینے والوں کی سادہ لوحی کی حد ـــــــ اور " فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے " میں بریلویت کو دہشتناک بھی ٹھہرائیں اور امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا ہم مسلک ہونے کا دعویٰ بھی فرمائیں ؎

حیران ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

جناب کے نزدیک سب ایک امت ہیں اور سب ہدایت پر ہیں۔ جبھی تو ان کے کسی دینی کام پر تنقید کا دل میں خیال تک نہیں لاتے اور اسے خدا تعالیٰ کا فضل ٹھہراتے ہیں اس طرح حق کا باطل میں تیر اُٹھائے جا رہے ہیں پھر سُنیت و حنفیت بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عاشقیت کے دعویٰ کے مُقِرّ و مُصِر بھی ہیں۔ افسوس کہ جناب کی آنکھوں پر جہالت کی پٹی بندھی ہوئی ہے اس لئے جناب کو کیسے نظر آئے کہ آئمہ کیا فرماتے ہیں۔

" صاحب البدعة الذی یدعو الناس الیہا لیس من الامة علی الاطلاق لانہ وان کان من اھل القبلة فھو من امة الدعوة دون المتابعة کالکفار ومطلق الاسم لامة المتابعة المشھود لھا بالعصمة " (توضیح و تلویح ص۵۲)

بدمذہب (غیر سنی) جو لوگوں کو اپنی بدمذہبی کی طرف بلاتا ہے علی الاطلاق امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نہیں ہے کیونکہ وہ اگرچہ قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتا ہے تاہم وہ اُمتِ دعوت سے ہے "اتباع امت" سے نہیں جیسے کفار ہیں۔ یہی ہے اور مطلق امت کا نام اس امت کے لئے ہے جس کے گمراہ نہ ہونے کی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت دی

اس میں امام تفتازانی علیہ الرحمۃ نے واضح فرما دیا کہ گمراہ لوگ جو مسلک اہلِ سنت سے اختلاف رکھتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح طور پر ماننے والی امت سے نہیں ہیں وہ اگرچہ نمازیں پڑھتے اور کعبہ کو منہ کرتے ہیں تاہم گمراہ ہونے اور گمراہ کن عقیدے رکھنے کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ ان پر امتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا اطلاق کیا جائے بس وہ امتِ دعوت ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام ملا اور دعوت پہنچی مگر وہ صحیح ایمان نہ لائے جیسے کفار، مگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعدار اور فرمانبردار امت جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت دی کہ وہ گمراہی پر متفق نہ ہوگی میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ نام نہاد امت ہیں۔ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

کرے مصطفےٰ کی اہانتیں، کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں!

امام ربانی مجدد الف ثانی و امام احمد رضا کے فتوی سے طاہر القادری ملحد ہے

ہم گزشتہ سطور میں خود طاہر صاحب کے رسائل کے حوالوں سے ثابت کر چکے ہیں اور بطور نمونہ چند مثالیں بھی پیش کیں جن میں جناب نے آئمہ اہلِ سنت اور خصوصاً مسلک امام اعظم رضی اللہ عنہ سے انحراف کیا۔ اس سلسلے میں امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

نقل از مذہب الحادست — اپنے مذہب حنفی سے کسی مسئلہ پر ادھر ادھر نقل و حرکت کرنا بے دینی ہے۔ (مکتوبات شریف ج ۱ ص ۲۱)

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

"ایک مسئلہ میں بھی اگر خلافِ امام کام کیا اگرچہ اسی پر کہ اس میں حقانیت مذہب حنفی ظاہر نہ ہو تاہم مذہب سے خارج ہو جائے گا جو ایسا کرے وہ ملحد ہے" (الفضل الموہبی صفحہ ۲ طبع انڈیا)

قارئین! جناب طاہر کے القاب علامہ، شیخ الاسلام اور ڈاکٹر و پروفیسر کو نہ دیکھیں، بڑے بزرگوں کے ارشاداتِ عالیہ کو ملاحظہ فرمائیں کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جو ان بزرگوں کی تصلب مذہبی کو "تقلید جامد" کہہ کر برا کہتا ہے اور اس کے مقابلہ میں نام نہاد "تقلید متحرک" کا دعویدار ہے۔ کیا وہ واقعی میں علامہ اور مفکر کہلانے کا مستحق ہے ؎

بیگانۂ منزل ہیں مگر راہنما ہیں
فطرت کے یہ انداز بھی کیا ہیں

اجماع سے تخصیص

پھر لکھتے ہیں کہ: